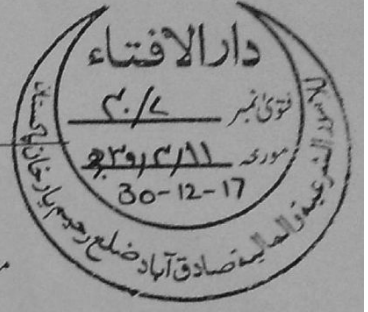


استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ عظام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ مسجد میں مختلف اوقات میں اونچی آواز میں سلام کرنے کا کیا حکم ہے؟ بسا اوقات لوگ نماز یاد کر میں مشغول ہوتے ہیں اور بسا اوقات نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں اور بسا اوقات مسجد خالی ہوتی ہے۔

مستفتی: قاری رمضان صاحب

0306-3130978



الجواب باسم ملهم الصواب

مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ:

(الف)..... اگر سارے لوگ نماز اور تلاوت میں مشغول ہوں تو اس وقت سلام کرنا مکروہ ہے۔

(ب)..... اگر کچھ لوگ نماز میں مشغول ہوں اور کچھ نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوں، اور ذکر و اذکار میں

مشغول نہ ہوں تو ان کو اتنی آواز سے سلام کر سکتے ہیں کہ نماز میں مشغول لوگوں کی نماز میں حرج نہ ہو، تاہم سلام نہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(ج)..... اگر سب لوگ فارغ بیٹھے ہوں یعنی ذکر و اذکار میں مشغول نہ ہوں تو ایسی حالت میں ان کو سلام کرنا

بہتر (مستحب) ہے۔ نیز اگر مسجد خالی ہو تب بھی "السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ" کے الفاظ سے سلام

کرنا بہتر ہے۔ (ماخذہ: امداد الفتاویٰ: 2/699، 700)

المعجم الاوسط: (381/6)

عن ابن عمر قال: «كان رسول الله ﷺ إذا دخل المسجد يوم الجمعة سلم على من عند منبره من الجلوس، فإذا صعد المنبر توجه إلى الناس، فسلم عليهم».

تفسير القرطبي: (277/12)

فقال: من حرمة المسجد أن يسلم وقت الدخول إن كان القوم جلوساً، وإن لم يكن في المسجد أحد قال: السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، وأن يركع ركعتين قبل أن يجلس.

الدر المختار مع الشامية: (616/1)

سلامك مكروه على من ستسمع... ومن بعد ما أبدى يسمن ويشرع،
مصل وتال ذاكر ومحدث... خطيب ومن يصغى إليهم ويسمع.

وفيه ايضاً: (618/1)

وحاصلها: أنه يَأْتَمُّ بِالسَّلَامِ عَلَى الْمَشْغُولِينَ بِالْخُطْبَةِ أَوْ الصَّلَاةِ أَوْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ مَذَاكِرَةِ الْعِلْمِ أَوْ الْأَذَانِ أَوْ الْإِقَامَةِ، وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ الرَّدُّ فِي الْأَوَّلِينَ لِأَنَّهُ يَبْطُلُ الصَّلَاةُ وَالْخُطْبَةُ كَالصَّلَاةِ، وَيَرْدُونَ فِي الْبَاقِي لِإِمْكَانِ الْجَمْعِ بَيْنَ فَضِيلَتِي الرَّدِّ، وَمَاهُمْ فِيهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَى قَطْعِ شَيْءٍ تَجِبُ إِعَادَتُهُ.

ردالمحتار: (413/6)

وإن دخل مسجداً وبعض القوم في الصلاة وبعضهم لم يكونوا فيها يسلم وإن لم يسلم لم يكن تاركاً للسنة.

الفتاوى الهندية: (325/5)

السلام تحية الزائرين، والذين جلسوا في المسجد للقراءة والتسبيح أو لانتظار الصلاة ما جلسوا فيه لدخول الزائرين عليهم فليس هذا أو أن السلام فلا يسلم عليهم، ولهذا قالوا: لو سلم عليهم الدخول وسعهم أن لا يجيبوه، كذا في القنية.

والله اعلم بالصواب

محمد ثاقب منظور عفا الله عنه وعافاه

⑤

دارالافتاء: للا امور الشرعية والمالية صادق آباد

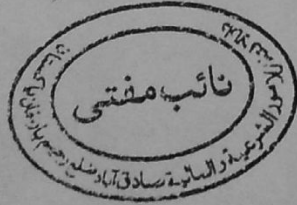
11/ ربيع الثاني 1439 هـ بمطابق 30/ ديسمبر 2017ء

دستخط: مفتي طارق بشير صاحب مدظلهم

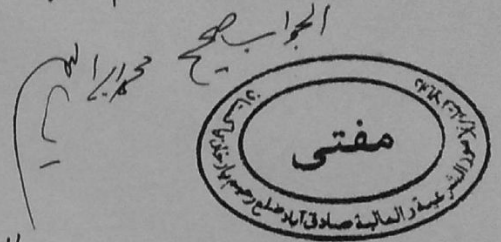
الجواب صحیح

الاحتظار عفی عنہ

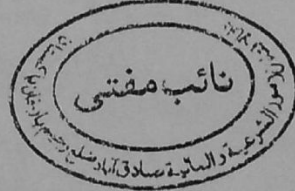
۱۱ / ۴ / ۱۴۳۹ هـ



دستخط: حضرت مفتی محمد ابراهيم صاحب دامت برکاتہم



دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب مدظلهم



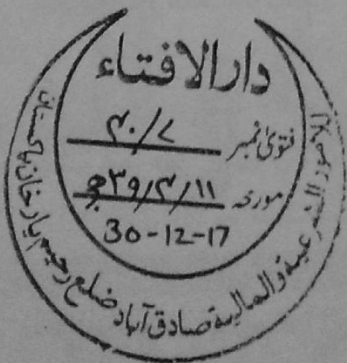
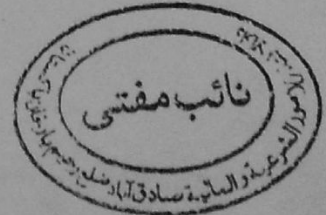
الجواب صحیح
عفی عنہ

۱۱ / ۴ / ۱۴۳۹ هـ

دستخط: مفتی حماد اللہ نور صاحب مدظلهم

الجواب صحیح
البرائے حماد اللہ

۱۱ / ۴ / ۲۰۱۷ هـ



نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی و غیر قانونی کارروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

Cell No: 0302-7002111
0344-3387879
Whats App: 0302-7002111
E-mail: shariainbiz@gmail.com



دارالافتاء سے فرقہ واران یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
خدمت بلا معاوضہ۔